Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؛ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ لاہور

یوم پنجشنبہ (جمعرات)

۹ رجب سنہ ۱۳۶۹ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍؍
سہ ماہی ۷ ؍؍
ماہوار ۲½ ؍؍
فی پرچہ ۱؍

جلد ۳۸ | ۲۷ شہادت سنہ ۱۳۲۹ ہش | ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۹۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ اپریل مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو گلے کی تکلیف ہے اور درد نقرس بھی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں

لاہور ۲۶ اپریل مکرم نواب عبد اللہ خاں صاحب کو ضعف اس دن کے دورہ کے بعد بدستور ہے شام کے وقت کمزوری بڑھ جاتی ہے۔ احباب انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

پشاور۔ ۲۶ اپریل آج یہاں امداد باہمی کی پہلی کل پاکستان کانفرنس میں وزیر زراعت پاکستان کی بجائے ان کا خطبہ صدارت پڑھتے ہوئے مسٹر ایس اے حسین نے بتایا کہ اسوقت پاکستان کی اوسط پیداوار سب سے کم ہے کیونکہ ملکیتیں چھوٹی ہیں اور زراعت ترقی دادہ آلات سے نہیں ہوتی آپ نے یہ بھی بتایا کہ اس وقت تک پنجاب میں زرعی انجمنیں ... ۵ اور سرحد میں ۵۰ قائم ہو چکی ہیں۔ اور ساڑھے ۵ لاکھ ایکڑ رقبہ ان کے ذریعے یکجا کیا جاچکا ہے۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ چھوٹے مالکوں کو اپنی اراضی یکجا کر کے امداد باہمی کے اصولوں پر کاشت کرنی چاہیئے۔

اقلیتوں کے تحفظ کے معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کیلئے دوسری لیاقت نہرو کانفرنس

کراچی ۲۶ اپریل آج گورنر جنرل ہاؤس میں بھارت اور پاکستان کے وزرائے اعظم میں اقلیتوں کے معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کی تجاویز سوچنے کے لئے دوسری مشترکہ کانفرنس شروع ہوئی۔ دونوں وزرائے اعظم کی یہ رسمی ملاقات آج شام کے ۶ بجکر ۵۸ منٹ پر شروع ہوئی اور ۸ بجکر ۲۵ منٹ تک جاری رہی۔ میٹنگ کے خاتمے پر خان لیاقت نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اُن میں معاہدے سے متعلقہ کئی امور پر بات چیت ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ ان ملاقاتوں کی بات چیت کے لئے کوئی رسمی طور پر خاص ایجنڈا تیار نہیں کیا گیا۔ آج ماری پور کے ہوائی اڈے پر جب پنڈت نہرو سے اخبار کا نمائندوں نے دریافت کیا تو آپ نے بتایا کہ وہ جن امور پر بھی چاہیں گے بات کر سکیں گے۔ اور بہت سی گتھیوں کو سلجھانیکی کوشش کریں گے اور جب دریافت کیا گیا کہ کیا مسئلہ کشمیر پر کبھی بات چیت ہوگی۔ تو آپ نے فرمایا ہاں۔ آج پنڈت نہرو۔ مسز اندرا گاندھی کے ہمراہ قائداعظم کے مزار پر بھی گئے۔ مزار پر پھول چڑھائے اور ایک منٹ تک خاموش رہ کر بانی پاکستان کو خاموش ہدیہ عقیدت پیش کیا۔ فضائی چوگان پر آج پنڈت نہرو کا نہایت ہی گرمجوشی سے استقبال کیا گیا۔ جونہی پنڈت نہرو بھارتی صدر کے ہوائی جہاز سے ...

مسئلہ کشمیر کا قطعی حل

لیک سکسیس ۲۶ اپریل سلامتی کونسل کے موجودہ صدر محمود فوزی بے نمائندہ مصر نے جمعیت اقوام کی پانچویں سالگرہ کے موقع پر ایک پیغام میں کہا ہے کہ اب مسئلہ کشمیر کے قطعی حل کے لئے راستہ صاف ہوتا جارہا ہے۔ چنانچہ اب امید کی جاسکتی ہے کہ یہ قضیہ بخیروخوبی طے ہو جائے گا۔

سر اوون ڈکسن لیک سکسیس روانہ ہو گئے

سڈنی ۲۶ اپریل۔ قضیۂ کشمیر کے مصالحت کنندہ سر اوون ڈکسن اتحادی قوموں کے سیکرٹری جنرل سے مشورہ کرنے کے لئے آج بذریعہ ہوائی جہاز سڈنی سے لیک سکسیس روانہ ہو گئے۔ انہیں سلامتی کونسل نے مصالحت کنندہ کے طور پر منتخب کیا ہے تاکہ وہ پانچ ماہ کے اندر اندر ریاست جموں و کشمیر کو مسلح فوجوں سے خالی کرادیں اور اس طرح آزاد اور غیر جانبدار استصواب کے لئے راستہ صاف ہو جائے۔

نقراشی پاشا کے قاتل کو پھانسی دیدی گئی

قاہرہ ۲۶ اپریل۔ آج یہاں مصر کے سابق وزیر اعظم نقراشی پاشا کے قاتل احمد حسن کو پھانسی دیدی گئی۔ قاتل ویٹرنری کالج کا طالب علم تھا اس نے نقراشی پاشا کو جبکہ وہ وزارت خارجہ کے دفتر میں داخل ہونے کے لئے سیڑھیوں پر چڑھ رہے تھے گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔

سیم کی تباہ کاریوں کے فوری انسداد کیلئے زمینداروں سے تعاون کی اپیل

خان عبد الرحمن خاں ڈائریکٹر محکمہ زراعت کی نشری تقریر

لاہور ۲۷ اپریل کل ریڈیو پاکستان لاہور سے تقریر نشر کرتے ہوئے ڈائریکٹر زراعت پنجاب خان عبد الرحمن خان نے کہا کہ سیم زراعت کے لئے ایک زبردست مہلک وبا ہے جو آہستہ آہستہ اس کی جڑوں کو کھوکھلا کئے جارہی ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ جب تک سیم کی تباہ کاریوں کا مستعدی اور پورے غور و فکر سے مقابلہ نہ کیا جائے اور جب تک ہم پورے عزم کے ساتھ اس کے انسداد کی فی الفور زنگ وو شروع کرنے کا تہیہ نہ کرلیں۔ لاکھوں ایکڑ اراضی جو موجودہ وقت میں گندم کپاس نیشکر روغنی بیجوں اور دیگر زرعی فصلوں کی شکل میں کثرت سے سونا اگل رہی ہے مستقبل قریب میں کلر کی وجہ سے غیر آباد بنجر ہو کے رہ جائے گی۔

آپ نے آگے چل کر یہ بھی کہا کہ پنجاب میں اس وقت زیر کاشت اراضی کا کل رقبہ دو کروڑ اکانوے لاکھ بارہ ہزار ایکڑ ہے۔ جس میں سے تقریباً ایک کروڑ پندرہ لاکھ سنتالیس ہزار ایکڑ رقبہ آبپاش ہے اور باقی رقبہ بارانی ہے اور یہی آبپاشی شدہ رقبہ دراصل پنجاب کی زراعت کا سنگ بنیاد ہے۔ ایک کروڑ پندرہ لاکھ سنتالیس ہزار ایکڑ آبپاش رقبہ میں سے ترانوے لاکھ اکاون ہزار ایکڑ رقبہ کی نہروں کے ذریعہ آبپاشی ہوتی ہے۔ آبپاش رقبے میں سے بیس فی صد رقبہ کو نہروں کے ذریعہ پانی مہیا ہوتا ہے۔ ایسے رقبے میں سے تئیس ۲۳ لاکھ پچاس ہزار ایکڑ رقبہ سیم کی وجہ سے کاشتکاری کے قابل نہیں رہا ـــــ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا سیم کی روک تھام حسب ذیل طریقوں سے ہو سکتی ہے ـــــ (۱) سطح زمین کے نیچے رستے ہوئے پانی کے نکاس کے اخراج کے لئے نالیوں کی تعمیر۔ (۲) نہروں کی سترہ بندی اور (۳) ٹیوب ویل کے ذریعے زیر سطح پانی کا نکاس (۴) اس میں سے ٹیوب ویل کی بہم رسانی اور نہروں کی استر بندی کے تجربے اہم اور لمبی میعاد والے کام ہیں۔ جنہیں صرف حکومت ہی انجام دے سکتی ہے تاہم زمیندار بھی سیم کی روک تھام میں دو طریقوں سے ہماری مؤثر حد تک امداد کر سکتے ہیں۔ اول انہیں شیشم۔ یوکلپٹس وغیرہ ایسے درخت زیادہ سے زیادہ تعداد میں لگانے چاہئیں۔ اس قسم کے درخت نہ صرف زمین کے زیر سطح پانی کو چوس لیں گے بلکہ ان سے ایندھن کے حصول میں بھی مدد ملے گی دوسرے زمینداروں کو نہری پانی کے استعمال میں شدید کفایت شعاری سے کام لینا چاہیئے۔ چنانچہ مختلف فصلوں کی آبپاشی کا معیار جو محکمہ زراعت نے مقرر کیا ہے اگر اس پر سختی سے عمل کیا جائے تو ...

الحاق فلسطین کی مذمت

قاہرہ ۲۶ اپریل۔ مصر کے وزیر خارجہ محمد صلاح الدین بے نے عرب فلسطین کو شرق اردن میں مدغم کر لینے کی شدید مذمت کی ہے کل انہوں نے یہاں اخباری نمائندوں کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ شرق اردن نے عرب فلسطین کا الحاق عمل میں لاکر مشترکہ عرب پالیسی کی صریح خلاف ورزی کی ہے عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس عنقریب بلایا جارہا ہے۔ جس میں اس خلاف ورزی پر غور کیا جائے گا۔ عرب لیگ کے سیکرٹری عزام پاشا نے کہا ہے کہ شرق اردن کیطرف سے اس ادغام کے متعلق انہیں رسمی اطلاع موصول ہو چکی ہے اور وہ تمام عرب ممالک کو اس کی نقول بھجوانے کا انتظام کر رہے ہیں۔

پاکستانی صحافیوں کا وفد خیرسگالی

کراچی ۲۶ اپریل۔ آل پاکستان ایڈیٹرز کانفرنس کا ایک وفد خیرسگالی کے دورے پر کلکتہ روانہ ہو گیا ہے یہ وفد کانفرنس کے صدر مسٹر الطاف حسین کیطرف سے مغربی بنگال کے صحافیوں کے نام ایک خیرسگالی کا پیغام لیکر گیا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کواپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس، وطن بلڈنگ نسبت روڈ میں طبع کرکے ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

تعلیم الاسلام کالج سائنس سوسائٹی کے زیر اہتمام

بروز جمعرات مورخہ ۲۷ اپریل ٹھیک چار بجے بعد دوپہر جناب خان عبد الرحمٰن صاحب ڈائریکٹر آف ایگریکلچر "ہماری زراعت" (بزبان اردو) کے موضوع پر ایک دلچسپ تقریر فرمائیں گے۔ اہل علم حضرات کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ منیر احمد شیخ برائے سیکرٹری

رسالہ مصباح کا خریدار بنئے!

خدا کے فضل سے رسالہ مصباح شائع ہو کر سب بہنوں کی خدمت میں ارسال کیا جا رہا ہے۔ جس بہن کو رسالہ نہ مل سکے وہ فوری طور دفتر مصباح ربوہ کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کی خواہش کی تعمیل کی جا سکے۔ اپنی خریداری کے علاوہ اس کے دائرہ اشاعت کو وسیع کرنا آپ کا قومی فرض ہے۔ کیونکہ رسالہ مصباح احمدی خواتین کا واحد ترجمان ہے۔ نیز ہمیں تمدنی۔ اخلاقی۔ معاشرتی مذہبی مضامین کے علاوہ نظموں۔ دلچسپ مکالموں۔ حفظان کے اصول۔ دستکاری کے نئے ڈیزائن کی بھی فوری ضرورت ہے۔ بہنیں ارسال فرما کر شکریہ کا موقع (دیں)۔ مدیرہ مصباح

انتخابات کی رپورٹیں مکمل طور پر بھجوائی جایا کریں

نوٹ:۔ جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے ممبران مجالس انتخاب یا عہدہ داران جماعت کی جو فہرستیں آ رہی ہیں۔ وہ قواعد کے مطابق نہیں بھیجی جا رہیں۔ لہٰذا جماعتوں کی توجہ کے لئے دوبارہ ان قواعد کو شائع کیا جا رہا ہے۔ تا اس کے مطابق جماعتیں اپنی رپورٹیں ارسال کریں۔

قاعدہ۔ مجلس انتخاب کی روئداد یعنی فہرست ممبران مجالس انتخاب بغرض منظوری مرکز (سلسلہ) عالیہ میں بھیجی جائے گی۔ اور اس پر تمام ممبران مجلس انتخاب حاضر اجلاس کے دستخط یا نشان انگوٹھا کا ہونا لازمی ہے۔ اور ان کے مکمل پتے بھی دیئے جائیں گے۔

قاعدہ فہرست انتخابات عہدہ داران پر صدر جلسہ کے علاوہ دو ایسے دوستوں کے دستخط ہونے لازمی ہوں گے۔ جو کسی عہدہ کے لئے انتخاب میں نہ آئے ہوں۔ مگر انتخاب کی کارروائی میں موجود رہے ہوں"

نوٹ۔ ان قواعد کی پابندی نہ کرنے والی جماعت کے انتخاب کی منظوری نہیں دی جایا کرے گی۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

درخواست ہائے دعا

خاکسار کے والد صاحب عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں نیز گھٹنہ اتر جانے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد عیسےٰ کلرک دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ (۲) میرا بچہ محمد سلیمان بعمر ۱½ سال چھ روز سے بعارضہ بخار اور خسرہ بیمار ہے۔ اور بہت کمزور ہو چکا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ عبد الرحمٰن شمیم موچی دروازہ لاہور (۳) تعلیم الاسلام کالج کے ڈگری اور انٹرمیڈیٹ کے طلباء کی کامیابی کے لئے جن کا امتحان ۲۶ اپریل سے شروع ہو رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ طلباء تعلیم الاسلام کالج (۴) میرے محترم چچا فضل کریم صاحب پراچہ بھلوال چند دنوں سے شدید بیمار ہیں۔ احباب درد دل سے دعائے صحت فرمائیں۔ عبد الوحید پراچہ (۵) میری اہلیہ بہت دیر سے بیمار چلی آتی ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار شیخ بشیر احمد لیدر مرچنٹ اوکاڑہ (۶) خاکسار کی ہمشیرہ صغریٰ بیگم لمبے عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ محمد امین گوجرانوالہ

پتہ مطلوب ہے

فتح دین صاحب ولد ابراہیم صاحب مرحوم ساکنہ تلونڈی ضلع لدھیانہ محرر بیت المال قادیان اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں یا اگر کوئی دوست ان کو جانتے ہوں تو حسب ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ ان سے ضروری کام ہے۔ محمد حبیب اللہ خان آف ضلع لدھیانہ حال ڈرائینگ کلرک ستلج کاٹن ملز اوکاڑہ

وفات

میرا لڑکا شریف احمد عمر دو سال بعارضہ خسرہ سات دن بیمار رہ کر وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب اس کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ دل محمد لائل پور (۲) خاکسار کا چھوٹا لڑکا عبد الجبیر رشید ۱۹؍۴؍۵۰ کو وفات پا کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا کریں نعم البدل فرمائے۔ عبد الرحمٰن سرشمیر نوہ ڈ لائل پور

بقیہ صفحہ ۳

ذاتی خوبیوں کے مقابلہ میں سیاست کی فوقیت ہوتی جیسا کہ آپ ثابت کرنا چاہتے ہیں تو چاہیئے تھا کہ ابوجہل کی پارٹی جیسے ماحول میں سیاست کی باگ ڈور بھی کامیاب ہوتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی سیاسی قوت کے باوجود ان کو ایک دُرِّ یتیم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں شکست فاش دی۔ دی یا نہیں؟۔ یہ کس کی فتح تھی؟ اسلام کی ذاتی خوبیوں کی یا سیاست کی؟ پھر خود مدینہ منورہ میں بھی کس گروہ نے اسلام کا کام کیا۔ مخلصین نے یا منافقین نے؟ یہ مخلصین مکہ ہی تھے جو خلفائے راشدین کہلائے

یہی نہیں انبیاء علیہم السلام کی تاریخ پڑھیئے۔ آپ کو نظر آئے گا کہ اللہ کے کمزور و ناتواں بندے نے محض اسلام کی ذاتی خوبیوں کی قوت سے تن تنہا بڑے بڑے سیاسی فرعونوں کو چیلنج کیا اور آخر کار کامیاب ہوا اور سیاست دھری کی دھری رہ گئی۔

چاہیئے تو تھا کہ تن تنہا صداقت کے مقام پر کھڑے ہونے والے انبیاء علیہم السلام اور مخلصین مکہ کی سیاسی عفریتوں کے مقابلہ پر اعجازی کامیابی کو دیکھ کر مولوی محمد علی صاحب عبرت حاصل کرتے اور اسلام کو سیاسی قوت کی نجاست سے آلودہ نہ ہونے دیتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے معجزوں کو دیکھ کر کہ اس نے بظاہر کمزور و ناتواں اللہ کے بندوں کو بڑے بڑے سیاسی دیوؤں کے مقابلہ میں محض صداقت کی وجہ سے کامیاب کیا۔ یہ پکار اٹھتے

کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی

آپ سیاست سے اتنے مرعوب ہوئے ہیں کہ ان فتحوں کو جو رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے محض اسلام کی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے حاصل کیں۔ ان کو بھی سیاست کی دیوی کے بھینٹ کر دیا ہے۔ اللہ اللہ چودھویں صدی میں کیسے کیسے علمائے اسلام پیدا ہوئے ہیں۔

مولوی صاحب آیئے اب آپ کی "اپنی مثال" کو بھی حقیقت کی کسوٹی پر کس کر دیکھیں۔ آپ نے یہی فرمایا ہے تاکہ احمدیت کے خلاف مولویوں کے فتوؤں تحریروں اور تقریروں سے تو کچھ فائدہ نہ ہوا بلکہ احمدیت بڑھتی ہی چلی گئی۔ لیکن

"اقبال کے ایک بیان پر مسلمان مرزائیت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اس کی وجہ بالکل عیاں ہے کہ اقبال کا اثر اقبال کی آواز ان لوگوں میں سے تھی۔ جو کہ برسر اقتدار تھے۔ جن کے ہاتھ میں ملک کی سیاست تھی۔ وغیرہ وغیرہ"

ہم یہاں مولوی محمد علی صاحب کی ذہنیت کا نفسیاتی تجزیہ کرنے کے لئے نہیں رکتے۔ ہم پھر کسی وقت عرض کریں گے۔ کہ کس طرح مولوی صاحب نے نہ صرف اسلام اور بانیٔ اسلام بلکہ خود اقبال کو بھی اقتدار اور سیاست کی کالی ماتا کے بھینٹ چڑھا دیا ہے۔ اس وقت ہم محض واقعات ہی کو لیتے ہیں۔ اور خود مولوی صاحب کی زبان سے ہی ثابت کرتے ہیں۔ کہ اقبال کے بیانوں اور اسیر مولویوں اور احراریوں کے ہنگاموں نے بجائے احمدیت کا بال بیکا کرنے کے اس کو ایسا طاقتور بنا دیا۔ کہ خود مولوی صاحب کو بھی ان دردناک الفاظ میں فریاد کرنی پڑی ہے

"لیکن افسوس صد افسوس کہ آج اسی اقبال کا یوم ہے۔ اقبال جو قوم کا فخر تھا۔ شاعر اسلام حکیم الامت تھا۔ نقاش پاکستان تھا۔ اس کے نام پر مشاعرے ہوتے ہیں۔ اقبال نمبر نکالتے ہیں۔ اس کی تربت پر جہاز پھول پھینکتے ہیں۔ سرکاری طور پر اس کا ڈے منایا جاتا ہے۔ لیکن اقبال کی روح ماتم کر رہی ہے۔ ابھی تک مرزائی ملت اسلامیہ کے سر پر سوار ہیں۔ پاکستان کی فوج پر ان کا قبضہ۔ سول میں ان کا قبضہ۔ تجارت پر ان کا قبضہ سیاست پر ان کا قبضہ اور یہ سب کچھ اس ملک میں ہے۔ جو کہ اقبال کی نشاندہی پر بنایا گیا ہے۔"

مولوی صاحب دیکھا بظاہر ناتواں اور کمزور "صداقت" میں کتنی توانائی اور طاقت ہوتی ہے کیا اب بھی آپ کو اللہ تعالیٰ کے کلام میں شک ہے؟

کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی

تصحیح

الفضل مورخہ ۲۶ اپریل ۵۰ء نمبر ۹۸ کے صفحہ ۲ پر جو خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے۔ اس پر ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۰ء کی بجائے ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۹ء پڑھا جائے۔ اسی طرح صفحہ اول پر ۸ رجب ۱۹۶۹ء کی بجائے ۸ رجب ۱۳۶۹ھ پڑھا جائے۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۴؍۴؍۵۰ کو میرے بیٹے مبشر احمد صاحب کا نکاح مولوی محمد حسین صاحب احمدی مبلغ نے ہمراہ زبیدہ بیگم صاحبہ بنت شیخ غلام احمد صاحب احمدی ساکنہ لالہ موسیٰ نے بتقرر مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بموجودگی امیر جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات و دیگر ممبران جماعت پڑھا۔ احباب جانبین کے لئے یہ نکاح بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد اللطیف احمدی سیٹھی آف جہلم شہر

روزنامہ ---- الفضل ---- لاہور

۲۷ اپریل ۱۹۵۰ء

سیاست واقتدار کا بُت

احراری مولوی محمد علی صاحب جالندھری نے اپنی افتتاحی تقریر میں جو آپ نے احرار تبلیغ کانفرنس میں کی۔ اور جو "آزاد" کی اشاعت ۲۴ اپریل ۱۹۵۰ء میں شائع ہوئی ہے نہائت سوفسطائی استدلال سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ نعوذ باللہ اسلام میں کوئی ذاتی خوبی نہیں اور جب تک سیاست اس کی پشت پناہ نہ بنے یہ کوئی ترقی نہیں کرسکتا۔ پھر آپ نے یہ انوکھا نظریہ بھی پیش کیا ہے۔ کہ جب تک مسلمانوں میں منافقوں کا گروہ پیدا نہ ہو۔ اس وقت تک اسلام کی ترقی ترقی ہی نہیں سمجھی جاسکتی۔

آپ نے یہ انوکھے نظریات سرور کائنات خاتم النبیین رحمۃ للعالمین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ امی وابی) کی مکی اور مدنی زندگی کے موازنہ سے پیدا کئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"حضرات! آپ جانتے ہیں کہ جناب محمد رسول ﷺ کی زندگی دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایک مکی زندگی ہے۔ اور دوسری مدنی زندگی مکی زندگی وہ ۱۳ سال کا عرصہ ہے۔ جو کہ نبوت ملنے کے بعد تیرہ سال تک آپ نے مکہ میں بسر کی۔ اور مدنی زندگی وہ ہے جو کہ آپ نے مکہ سے ہجرت کرنے کے بعد دس سال تک مدینہ منورہ میں بسر کی۔ مجھے اس وقت یہ بتانا ہے۔ کہ ان دونوں زندگیوں میں فرق کیا تھا۔ اور پھر یہ فرق کیوں تھا۔ . . . دوسرا فرق جو مکی اور مدنی زندگی میں ہے وہ یہ ہے کہ مکی زندگی کے دوران میں آپ کے گردوپیش ایسے لوگ موجود تھے۔ جو آپ کو برحق جانتے تھے اور ان کے دل میں آپکی صداقت دیانت امانت اور رسالت کا یقین موجود تھا۔ لیکن پھر بھی آپ پر ایمان نہ لاتے تھے۔ یعنی کہ یہاں تک کہ وہ اس بات کے اقراری تھے انہیں اپنے بیٹے کے بیٹے نہ ہونے میں تو شبہ ہو سکتا ہے۔ لیکن جناب کے نبی ہونے میں کوئی شبہ نہ تھا۔ لیکن اس کے باوجود پھر بھی ایمان نہ لاتے تھے۔ اس کے برعکس مدینہ منورہ میں ایسے لوگ موجود تھے جو آپ کو سچا نہ جانتے تھے۔ دل میں کھوٹ رکھتے تھے کدورت رکھتے تھے۔ اور نہیں چاہتے تھے کہ کلمہ پڑھیں۔ لیکن اس کے باوجود پھر بھی کلمہ پڑھتے تھے۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ وہ کلمہ پڑھنے پر مجبور تھے. . . . . .

سنیئے اور غور سے سنیئے مکہ میں سیاست پر آپ کا قبضہ نہیں تھا۔ اور مدینہ کی سیاست پر آپ کا قبضہ تھا۔ جسے کسی جگہ سیاسی اقتدار حاصل نہیں۔ وہاں اس کا مذہب چل نہیں سکتا۔ جس کلمے کے پڑھنے والے خود کو دوسروں سے بچا نہ سکیں۔ اگر کوئی وہ کلمہ پڑھے تو کیوں پڑھے۔ مکہ میں سیاسی اقتدار ابوجہل کے ہاتھ تھا ابولہب کے ہاتھ تھا۔ مگر مدینہ میں سیاسی اقتدار پیغمبر کے ہاتھ تھا۔" (آزاد ۲۴ اپریل ۵۰ء)

مولوی محمد علی صاحب جالندھری کے یہ حقیقت افروز خیالات سنیئے اور سردھنیئے۔ دیسے ہی مولویوں نے پنجابی میں ایک شعر بھی بنا رکھا ہے ؎

چار کتاباں اسماناں اک آتا ریا ڈنڈا
ڈنڈے باجھوں بے ایماناں دا مول نہ بھجے کنڈا

یعنی اللہ تعالے نے جہاں چار کتابیں تورات۔ زبور انجیل اور قرآن نازل فرمائی ہیں۔ وہاں ڈنڈا بھی اتارا ہے۔ کیونکہ بے ایمانوں کا کنڈا ڈنڈے کے بغیر نہیں ٹوٹتا۔

اللہ تعالے نے تو قرآن کریم میں صرف یہ فرمایا تھا کہ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی اللہ کریم نے صاف صاف فرمادیا ہے کہ ہم نے قرآن مبین اتار کر ایک عظیم الشان میزان دنیا کے سامنے رکھ دی ہے۔ جس میں کفر و اسلام کا باریک سے باریک فرق اور اس کا نتیجہ نمایاں کردیا ہے۔ اللہ تعالے نے تو قرآن کریم میں "تفصیل کل شیء" کا دعوے کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ رشد و غی کو کھول کھول کر پیش کردیا ہے۔ اب ہمارا فرض ادا ہوگیا ہے۔ اللہ تعالے کو تو اس پر ناز تھا کہ قد تبین الرشد من الغی کی کسوٹی دے کر ہدایت کا حق ادا ہوگیا ہے۔ اس لئے لا اکراہ فی الدین یعنی دین میں کوئی جبر نہیں۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب اس پر راضی نہیں بلکہ ان کے خیال میں کہیں نہ کہیں کچھ غلطی ضرور رہ گئی ہے۔ سیاست کا ذکر ہی نہیں کیا گیا۔ جو اصل چیز تھی۔ یہ ہم پیش کرتے ہیں۔ ہم مکی اور مدنی زندگی کا موازنہ کرکے بتاتے ہیں۔ ہم واقعات سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ "تفصیل کل شیء" کا دعوے (نعوذ باللہ) غلط ہے۔ اصل چیز تو سیاست ہے جو فروغ اسلام کی حقیقی بنیاد ہے۔ اس کو تو چھوڑ ہی دیا گیا ہے۔ اس کا تو قرآن کریم میں نام ونشان ہی نہیں ملتا۔ کیا ہوا؟ ڈنڈا کدھر گیا؟ تمام قرآن کریم پڑھ جایئے۔ ڈنڈے کا کہیں ذکر ہی نہیں کیا گیا۔ قرآن کریم (نعوذ باللہ) غلط ہوسکتا ہے۔ مگر ہمارا شعر تو ہمارے اسلام کا بنایا ہوا شعر

ڈنڈے باجھوں بے ایماناں دا مول نہ بھجے کنڈا
کبھی غلط نہیں ہوسکتا

مولوی محمد علی صاحب احراری فرماتے ہیں کہ سیاست کی خوبیوں کا تو اللہ تعالے کو (نعوذ باللہ) علم ہی نہیں ہوسکا۔ اگر یہ نہ ہوتی تو مدینہ منورہ میں منافقین کا گروہ کس طرح پیدا ہوتا۔ جو اسلام کی اصل رونق ہے۔ بھلا وہ بھی کوئی دین ہے۔ جس میں منافقین کا گروہ پیدا کرنے کی اہلیت ہی نہیں۔ اس لئے سیاست ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے سوا ایسا عظیم الشان گروہ پیدا ہی نہیں ہوسکتا۔ نرا اسلام کس کام کا جو منافقین بھی پیدا نہیں کرسکتا؟ مکہ معظمہ نے اگر حضرات ابوبکر صدیق۔ عمر فاروق۔ عثمان غنی اور علی حیدر رضی اللہ تعالے عنہم جیسے خلفائے راشدین پیدا کئے یا حضرت بلال جناب رضی اللہ عنہ وغیرہم جیسی عظیم الشان ہستیاں پیدا کیں تو کیا ہوا اصل چیز تو منافقین کا گروہ پیدا کرنا تھا جو مدینہ منورہ ہی میں ہوسکتا تھا۔ کیونکہ یہاں سیاست بھی اپنے ہاتھ میں آگئی تھی۔ اگر سیاست ہاتھ میں نہ آتی تو منافقین کی وجہ سے جو چار چاند فروغ اسلام کو لگے وہ کس طرح لگتے۔ بھلا جب تک اسلام میں ایسے لوگ نہ آتے۔

"جو آپ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) کو سچا نہ جانتے تھے دل میں کھوٹ رکھتے تھے کدورت رکھتے تھے اور نہیں چاہتے تھے کہ کلمہ پڑھیں لیکن اس کے باوجود پھر بھی کلمہ پڑھتے تھے یا یوں کہہ لیجئے کلمہ پڑھنے پر مجبور تھے۔"

تو بتایئے اسلام کو فروغ کس طرح ہوتا۔ اسلام کی شان تو اسی میں ہے کہ لوگوں کو مجبوراً کلمہ پڑھایا جائے۔ چاہے ان کا دل مانے یا نہ مانے چاہے وہ دل میں کھوٹ ہی رکھیں کدورت ہی رکھیں۔ اس کے بغیر قرآن کریم کے نازل ہونے کا فائدہ ہی کیا ہے؟ نعوذ باللہ من ذالک

اللہ اللہ احمدیت دشمنی ان مولویوں سے کیا کیا کچھ کہلوا رہی ہے۔ اسلام کی ذاتی خوبیوں سے صریح انکار کی اس سے واضح تر مثال اور کیا ہوگی دشمنان اسلام کے اس اعتراض کو کہ "اسلام تلوار کا مرہون ہے" اور کس طرح مضبوط کیا جاسکتا تھا؟ مودودی صاحب نے تو صرف یہی کیا تھا کہ رحمۃ للعالمین پر یہ اتہام لگایا کہ آپ نے نعوذ باللہ قیصر و کسریٰ سے بلا وجہ چھیڑ چھاڑ شروع کی۔ بلا وجہ ان پر حملہ کردیا۔ جس کی تکمیل شیخین رضی اللہ تعالے عنہم نے کی مگر مولوی محمد علی صاحب تو مودودی صاحب سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر فرماتے ہیں کہ خود مدینہ منورہ میں بھی اسلام کو فروغ صرف سیاست کے ذریعے ہوا تھا لوگوں نے صرف سیاست سے ڈر کر اسلام قبول کر لیا تھا۔ ورنہ بعد میں کافر کے کافر ہی رہے تھے۔

فرض کیجئے کہ جو کچھ مولوی محمد علی صاحب نے کہا ہے درست ہے واقعتہً ایسا ہی ہوا تھا کہ بہت سے لوگوں نے جھوٹوں اسلام قبول کرلیا تھا تو بتایا جائے کہ اس سے نفس اسلام کو کیا فائدہ پہونچا تھا؟ سیاست جس کی مدح سرائی کے لئے مولوی صاحب نے تقریر فرمائی ہے کس طرح اسلامی اصول کا جزو بن سکتی ہے؟ جس کا نتیجہ تو بلکہ صریح الٹا نکلا۔ کہ مخلصین کی بجائے منافقین کا گروہ پیدا ہوا۔ جس نے بعد میں خود نفس اسلام کو سخت نقصان پہونچایا۔ خلافت راشدہ کے اختتام سے پہلے ہی ہم دیکھتے ہیں کہ اسلامی جمعیت میں شگاف پڑنے شروع ہوگئے تھے۔ اور اس بات نے چند ہی سالوں میں خلافت راشدہ کو مٹا کر بادشاہی قائم کردی۔ ان بادشاہوں کی تاریخ کا اول سے لے کر آخر تک مطالعہ کیجئے۔ آپ دیکھیں گے کہ سوائے چند بادشاہوں کے تمام کے تمام دنیا کی طرف جھک گئے۔ اور اسلام کی حفاظت کی بجائے ذاتی طاقت اور مال وزر اکٹھا کرنے لگے۔ اور اس تمام طویل عہد میں آج تک اسلام کو فروغ دینے والے وہ علمائے حق تھے۔ جن کے ہاتھوں میں کوئی سیاست نہیں تھی۔ کوئی اقتدار نہیں تھا۔

آؤ ہندوستان کی تاریخ ہی کو لے لو۔ مسلمان کہلانے والے بادشاہوں نے جن کے ہاتھ میں سیاست رہی ہے۔ یہاں اسلام کے فروغ کے لئے کیا کیا؟ کیا یہاں مسلمان شہنشاہوں نے اسلام کو فروغ دیا ہے۔ یا ان بے شمار علمائے حق نے جن میں سے بعض نے مسلمان بادشاہوں کی آمد سے بھی پہلے یہاں تبلیغ اسلام کا کام شروع کردیا تھا؟ حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ سے لے کر حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ تک آپ علمائے حق کا ایک عظیم الشان سلسلہ کام کرتا ہوا پائیں گے۔ ان کے مقابلہ میں ان لوگوں کا کام جن کے ہاتھوں میں سیاست رہی ہے صفر کے برابر ہے۔

پھر مولوی صاحب غور فرمائیے اگر اسلام کی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

وفات حضرت مسیح علیہ السلام اور بزرگان امت

احراری لیڈر مولوی محمد علی صاحب جالندھری نے سرگودھا میں احرار کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو ان الفاظ میں چیلنج کیا ہے:۔ "حضرت ابو بکر صدیقؓ سے (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کی پیدائش سے ایک منٹ پہلے تک کے تمام مجددین امت میں سے وہ مجددین جنہیں خود مرزا (صاحب) بھی مجدد مانتے ہیں۔ کسی ایک کی کتاب تصنیف۔ تالیف۔ تفسیر۔ تشریح سے وفات مسیح کا عقیدہ ثابت کردو۔ تو میں مرزائیت کے خلاف تقریر کرنے سے توبہ کرلوں گا۔" (آزاد ۱۰ اپریل ۵۰ء کالم ۲)

ہمیں امید تو نہیں ہے کہ مولوی محمد علی صاحب صدر مجلس احرار صوبہ پنجاب اپنے عقیدہ حیات مسیح سے توبہ کریں۔ مگر اس بات کے پیش نظر کہ شاید کوئی اور سعید روح حق کے قبول کرنے کے لئے تڑپ رہی ہو۔ ہم ذیل میں انہی کے ہم عقیدہ رسالہ بلاغ امرتسر (جنوری ۳۲ء) سے ایک مضمون درج کرتے ہیں جس میں بہت سے بزرگان دین کے متعلق اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ وہ وفات مسیح کے قائل تھے۔ یہ رسالہ ثنائی برقی پریس امرتسر سے طبع ہوا ہے۔

امام مالکؒ اور وفات مسیح

(۱) مجمع بحار الانوار صفحہ ۲۸۶۔ واکثران عیسیٰ علیہ السلام لم یمت وقال مالک مات۔ یعنی اکثر تو یہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ نہیں مرے۔ لیکن مالکؒ کہتے ہیں۔ کہ وہ مر گئے۔

(۲) جواہر الحسان فی تفسیر القرآن شیخ عبد الرحمٰن ثعلبی مطبوعہ مطبع الجزائر جلد اول صفحہ ۲۷۲ میں زیر آیت انی متوفیک پڑھیئے۔ وقال ابن عباس ھی وفات موت ونحوہ لمالک فی العتبیہ۔ یعنی ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ وہ حقیقی موت سے وفات پا گئے۔ اور یہی مالکؒ کہتے ہیں۔ اپنی کتاب عتبیہ میں۔

(۳) اکمال اکمال المعلم میں جو شرح ابی عبد اللہ محمد بن خلفہ الوشتانی المالکی کی ہے۔ اور مطبوعہ مطبع السعادت مصری ہے۔ اور جس کو سلطان عبد الحفیظ سلطان مغرب نے اپنے مصارف خاص سے طبع کرایا۔ امام مالک علیہ الرحمۃ کے قول کی یوں تصدیق کی ہے۔ صفحہ ۲۶۵ ملاحظہ ہو:۔

(و) فی العتبیہ قال مالک مات عیسی ابن مریم۔ کہ عتبیہ کتاب میں امام مالکؒ نے لکھا ہے۔ کہ عیسیٰ ابن مریم مر گئے۔

(۴) مکمل اکمال الاکمال شرح صحیح مسلم میں امام ابی عبد اللہ محمد بن محمد بن یوسف السنوسی الحسنی نے امام مالکؒ کا حوالہ دیا ہے۔ دیکھو صفحہ ۲۶۵۔ وفی العتبیہ قال مالک مات عیسیٰ علیہ السلام۔ کہ عتبیہ میں امام مالکؒ نے لکھا ہے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے۔

امام ابو حنیفہؒ وفات مسیح کی تائید میں

امام ابو حنیفہ رح اور امام مالک ہمعصر ہیں۔ اکثر مسائل میں ان ہر دو بزرگوں کا بڑا اختلاف ہے۔ حتیٰ کہ حرام حلال تک نوبت پہنچی ہوئی ہے۔ جہاں ایک بزرگ دوسرے کے اجتہاد کو غلط سمجھا۔ فوراً اس کی تغلیط کی۔ لیکن اس مسئلہ میں امام مالکؒ برملا وفات مسیح کے قائل ہیں۔ اور حضرت امام ابو حنیفہ رح بالکل خاموش ہیں۔ اور یہ بات اہل اسلام میں مسلم ہے۔ کہ جس امر پر کوئی پیشوا مجتہد سکوت کرلے۔ تو اس کے نزدیک وہ امر مسلم ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رح جن کا تقویٰ اور احتیاط بہت بڑھا ہوا تھا۔ اگر امام مالکؒ کو اس مسئلہ میں غلطی پر سمجھتے۔ تو ہرگز خاموش نہ رہ سکتے تھے۔ بلکہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اسی درجہ قائل تھے۔ کہ ان سے کتاب مسند امام اعظم میں حضرت ابوبکر رضؓ کا وہ مشہور خطبہ منقول ہے۔ جو انہوں نے بر وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبویؐ میں تمام صحابہ رضؓ کی موجودگی میں پڑھا تھا۔ جس میں آیت ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل سے یہ استدلال کیا تھا۔ کہ جب سب رسول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے فوت ہوگئے۔ تو آپ کا فوت ہونا آپ کے رسول ہونے کے منافی نہیں۔

صحابہ رضؓ کا اجماع

اور یہ وہ بات تھی۔ کہ جس سے تمام صحابہ رضؓ کے دلوں کو تسکین ہوئی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہؓ جو آنحضرت صلعم کی وفات کا نام لینا تک گوارا نہیں کرتے تھے۔ ان کے بھی سر جھک گئے۔ اور قائل ہوگئے۔ کہ جب سب رسول فوت ہوگئے تو پھر یہ کس طرح ممکن تھا۔ کہ آنحضرت صلعم نہ فوت ہوتے۔ چنانچہ مسند امام اعظم رح صفحہ ۹۸ پر روایت یوں شروع ہوتی ہے۔ روی ابو حنیفہ عن یزید بن عبد الرحمٰن عن انس ابن مالک رضی اللہ عنہ .... آگے چل کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ آتے ہیں۔ من کان یعبد محمدا فان محمدا قد مات ومن کان یعبد رب محمد فان رب محمد لا یموت۔ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ... الخ یعنی جو محمد صلعم کی پرستش کرتا تھا۔ وہ سن لے کہ محمد صلعم فوت ہوگئے۔ اور جو محمد صلعم کے رب کی پرستش کرتا تھا۔ وہ سن لے کہ محمد صلعم کا رب نہیں مرتا۔ اور نہیں ہے محمدؐ مگر اللہ کا رسول آپ سے پہلے سب رسول مر گئے۔ پس اگر یہ مر جائے۔ یا قتل ہو جائے۔ تو کیا تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے؟ یہاں خلت کے معنے سوائے موت کے اور کچھ نہیں ہو سکتے۔ ورنہ حضرت ابو بکر رضؓ کا استدلال بے معنی ہو جائے گا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تمام صحابہ رضؓ کے سامنے یہ استدلال کرتے ہیں۔ سب صحابہ رضؓ کا اسی کے آگے سر تسلیم خم کر دینا اجماع صحابہؓ پر مہر لگا دیتا ہے۔

امام ابو یوسف اور امام محمدؒ حضرت امام اعظم رضؓ کی تائید میں

اس خطبہ کو حضرت امام ابو حنیفہ رح روایت کرتے ہیں۔ اور مسند امام اعظم میں درج ہوتا ہے یہ سب کچھ کیا ظاہر کرتا ہے۔ یہی کہ امام ابو حنیفہ بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے اور اس اجماع صحابہ رضؓ کے قائل تھے۔ ورنہ یہ روایت کیوں نقل کرتے۔ یا نقل کی تھی۔ تو حضرت ابو بکر رضؓ کے استدلال کی تردید کرتے۔ اگر قائل نہ تھے۔ تو روایت کیوں نقل کی؟

پھر امام ابو یوسف اور امام محمد جو حضرت امام اعظم صاحب کے شاگرد ہیں۔ اور بعض مسائل میں اپنے استاد سے خوب مخالفت کرتے ہیں۔ اس مسئلہ میں ان کا سکوت بھی یہی ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ بھی وفات مسیحؑ ہی کے قائل تھے۔

امام شافعی کا عدم اختلاف

امام شافعی رح۔ امام محمدؒ جو حضرت امام اعظم صاحب کے شاگرد ہیں۔ انہوں نے امام ابو حنیفہ رح۔ امام مالک رح۔ امام محمدؒ۔ امام ابو یوسف رح کے مجتہدات سے بڑا بڑا اختلاف کیا ہے۔ لیکن وفات مسیحؑ کے مسئلہ میں انہوں نے کچھ بھی نہیں لکھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہیں بھی اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔

امام احمدؒ بن حنبلؒ کا سکوت

امام احمد بن حنبل رح جو ان سب کے بعد ہوئے۔ امام شافعی رح کے شاگرد تھے۔ انہوں نے سب متذکرہ بالا اماموں کے اجتہادات سے اختلاف کیا ہے۔ لیکن اس مسئلہ میں وہ بھی سکوت کرتے ہیں۔ بلکہ امام ابو حنیفہ رح کی طرح وہ بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسی مشہور خطبہ کو کئی مختلف طریقوں سے اپنی کتاب مسند میں درج کرتے ہیں۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے رسولوں کی وفات پر اجماع صحابہؓ ہو جاتا ہے۔ اسے درج کرکے امام احمدؒ بن حنبل رح کوئی اعتراض نہیں کرتے۔ ایک محدث اور مجتہد ایک غلط بات درج کرکے کس طرح خاموش رہ سکتا تھا۔

امام ابن حزم کا مذہب

ائمہ اربعہ کا مذہب دربارہ وفات مسیح تو اوپر درج ہو چکا۔ دیگر علمائے اہل اسلام میں سے بھی بعض اکابر اہل تحقیق ایسے ہو گزرے ہیں۔ جو وفات مسیحؑ کے قائل تھے۔ مثلاً امام ابن حزم جن کی راستگوئی اور تمسک بالقرآن والسنۃ تمام دنیائے اسلام کو مسلم ہے۔ وہ اپنی کتاب محلی میں صاف طور پر ارشاد فرماتے ہیں۔ وان عیسی علیہ السلام لم یقتل ولم یصلب ولکن توفاہ اللہ تعالےٰ عزوجل ثم رفعہ اللہ وقال عزوجل وما قتلوہ وما صلبوہ وقال اللہ تعالےٰ انی متوفیک ورافعک الیّ وقال تعالیٰ وکنت علیھم شھیدا مادمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شیء شھید وقال تعالیٰ ان اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا۔ فالوفات قسمان نوم وموت فقط ولم یرد عیسیٰ علیہ السلام بقولہ فلما توفیتنی وفات النوم۔ فصح انہ انما اعنی وفات الموت۔ اور عیسیٰ علیہ السلام نہ تو مقتول ہوئے۔ اور نہ ان کو سولی دی گئی۔ بلکہ خدا نے ان کو وفات دی۔ پھر ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ نہ انہوں نے قتل کیا اسکو اور نہ انہوں نے صلیب پر مارا اسکو۔ اور حضرت عیسیٰ ع کو خطاب کرکے فرماتا ہے۔ کہ میں تجھ کو وفات دینے والا ہوں۔ اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ اور خدا حضرت عیسیٰ ع کا قول نقل کرتا ہے۔ کہ انہوں نے عرض کی کہ میں ان پر گواہ تھا۔ جب تک میں ان میں تھا۔ پھر جب تو نے مجھے وفات دی۔ تو پھر تو ان پر نگہبان تھا۔ اور تو ہر چیز کا نگران ہے۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ وہ وفات دیتا ہے جانوں کو ان کی موت کے وقت اور جو نہیں مرتے ان کو نیند کے وقت۔ پس وفات دو قسم کی ہوئی۔ نیند اور موت اور حضرت عیسیٰ ہونے اپنے قول "تو نے مجھے وفات دی" میں مراد نیند سے نہیں لیا۔ بلکہ صحیح یہ ہے۔ کہ انہوں نے وفات سے مراد موت لیا ہے۔ کہاں تک عرض کروں علمائے سلف کے بہت سے اقوال ہیں۔

حافظ ابن قیم اور مسیح کا صعود

خود حافظ ابن قیم رئیس المحدثین اپنی کتاب زاد المعاد صفحہ ۱۹ میں فرماتے ہیں۔ واما ما یذکر عن المسیح انہ رفع فی السماء ولہ ثلث وثلاثون سنۃ فھذا لا یعرف لہ اثر متصل یجب المصیر الیہ۔ یعنی مسیح کے متعلق جو یہ ذکر کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ۳۳ برس کی عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے۔ اس باب میں کوئی روایت متصل پائی نہیں جاتی، کہ مسیح آسمان کی طرف چلا گیا۔ پھر اسی کتاب زاد المعاد میں جلد اول صفحہ ۳۰۲ پر فرماتے ہیں:۔ لکن لما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(باقی دیکھو صفحہ ۵ کالم ۳ پر)

کمیونزم کے نقصانات

(از اقبال احمد صاحب راجیکی)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حرمت شراب کے ماتحت بیان فرماتا ہے کہ اس میں یعنی شراب میں نقصانات ہیں اور نفعے بھی ہیں لیکن اس کے نقصانات زیادہ ہیں اور بحث ہیں اور اس کے فوائد بھی ہیں۔ لیکن کم اور کمزور اس لئے یہ حرام ہے۔ اسی اصل پر غور کرتے ہوئے اور اس آیت پر کہ ما خلقت ھٰذا باطلاً۔ کمیونزم میں بھی نقصانات اور فوائد دونوں ہیں اور بہت ممکن ہے کہ اس نے سرمایہ داروں کی بے جا متمردانہ ذہنیت کو اوروں کو اپنے مقام کے غلط استعمال کرنے سے بدلا ہو لیکن سرمایہ داروں کے اور امراء کے اندر اس کا ردعمل اچھا نہیں ہو سکتا اور وہ خوشی سے اور طوعی طور پر اپنے نقائص کو دور کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے بلکہ ان کے اندر انتقامی جذبہ بجائے اپنی اصلاح کے جذبہ کے پیدا ہو سکتا ہے۔ مگر نظام وہی دنیا میں قائم ہو سکتا ہے جو اپنے اندر ہمدردانہ اصلاح کا جذبہ رکھتا ہو اور جو ہر ایک طبقہ کے لوگوں کا درد دل سے قلم اور عمل کے لحاظ سے خیر خواہ ہو جس میں کسی خاص طبقہ کی طرفداری نہ ہو۔ یعنی وہ رب العالمین کی صفت کی مظہریت اپنے اندر رکھتا ہو اور تمام لوگوں کی سچی ربوبیت نہ صرف زبان سے کرنے کا مدعی ہو بلکہ عملاً کرتا ہو۔ اب کمیونزم کے چند ایسے امور کو بیان کیا جاتا ہے جن سے نہ صرف کسی مخصوص طبقہ کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ عام انسانیت کو سخت دھکا لگتا ہے۔ اور انسانیت کے اعلیٰ جوہر تباہ ہوتے ہیں۔

مثلاً اس نظام کے ماتحت جائدادوں کو ایسے طور پر تقسیم کرنا ضروری ہے کہ تمام خاندانوں کو ان کے افراد کے مطابق حصہ ملے لیکن دوسری طرف ایک امیر انسان جس نے خواہ دینی جائداد کو پیدا کیا یا خواہ اسے ورثہ میں ملی ہو صرف اتنی دولت اپنے پاس رکھنے پر مجبور کر دیا جائے گا جتنی اس کے اور اس کے خاندان کے لئے ایک عام انسان کے معیار کے مطابق

. . . .

ضروری ہے۔ بالفاظ دیگر اس میں امتیاز امیر و غریب کو کلی طور پر مٹانے کی کوشش کی گئی ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک انسان جو دوسروں کی نسبت اعلیٰ دماغ اور ذہنیت رکھتا ہے اور زیادہ کما سکتا ہے وہ زیادہ کمانا چھوڑ دے گا۔ کیونکہ وہ دیکھے گا کہ اس کی دماغ سوزی اور محنت کا بدلہ اس نسبت سے کم ملا ہے جتنا کہ چاہیئے تھا۔ اور جب وہ اپنے ذہن اور دماغ اور عقل سے کام لینا چھوڑ دیگا تو اس کے ذہنی اور عقلی قویٰ بھی بے کار ہو جائیں گے اور نکمے رہ جائیں گے۔ جس کے نتیجہ میں قومی ذہنی۔ دماغی اور علمی ترقی بند ہو جائیگی بلکہ اس میں تنزل ہونے لگے گا اور اس ترقی کے نتیجہ میں جو صنعتی میڈیکل۔ انجینئرنگ اور دیگر فنون میں ایجادات اور انکشافات ہو کر ملک کی دولت میں بھی ترقی ہوتی تھی وہ بھی رک جائے گی۔ یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ ان اعلیٰ دماغی اور ذہنی قابلیتوں سے جبری طور پر کام لے لیا جائے گا۔ یعنی اعلیٰ دماغ والے لوگوں کو حکومت مجبور کرے گی کہ وہ اپنے معیار اور رفتارِ عمل کو کم نہ ہونے دیں باوجود اس کے ان کی اعلیٰ قابلیتوں کا ان کو معاوضہ نہ مل رہا ہو۔ لیکن اس صورت میں دماغ کبھی اپنی اعلیٰ قابلیت کو ظاہر نہیں کر سکتا جو ترغیب اور تحریص کے رنگ میں اس سے طوعی طور پر خوشی سے ظاہر ہوتی ہے

ہم کلاسوں میں دیکھتے ہیں کہ وہ لڑکے جو اعلیٰ دماغ کے ہوتے ہیں وہ جبر اور سزا سے کام کرنے والے نہیں ہوتے بلکہ محبت انعام اور شاباش کے نتیجہ میں ترقی کرتے ہیں۔ سوٹے سے ہانکے جانے والے بچے اکثر باغی اور کمزور دماغ والے ہی ہوتے ہیں

پھر اس نظام میں ہاتھ سے کام کرنے کو اہمیت دی جاتی ہے اور اس کے مقابلہ میں دماغی اور مذہبی اور روحانی کام کو کوئی اہمیت حاصل نہیں جس کا نتیجہ لازمی طور پر یہ ہوگا کہ دماغی اور روحانی لوگ بھی اپنے گذارہ کے لئے ہاتھ کی محنت پر مجبور ہوں گے۔ گویا وہ اپنے اعلیٰ قویٰ کے استعمال کی بجائے اپنے آپ کو مزدور کلاس بنا دیں گے اور ان کی عقلی اور ذہنی قابلیتوں کو نقصان پہنچے گا اور ملک ان کی ان قابلیتوں سے محروم ہو جائے گا۔ گویا یہ نظام اعلیٰ طبقہ کو لیبر کلاس میں تبدیل کرنے کا موجب ہوگا اور اس طرح سوسائٹی کے تنزل کا باعث ہوگا!

درخواست دعاء

خاکسار کا بڑا لڑکا مسرور احمد بعارضہ بخار بیمار ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

مبارک احمد ناصر واقف ترکڑای ضلع گوجرانوالہ

اپنے اخلاص کا ثبوت دیجئے!

بیعت کے معنی بک جانے کے ہیں۔ مذہبی اعتبار سے اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ کسی برگزیدہ مامور کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اپنی ہر چیز اس کے قبضہ میں دے دینا۔ پس جب جماعت احمدیہ کا ہر فرد خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کی بیعت کر کے اپنے تئیں دین کے لئے وقف کر چکا ہے۔ تو اس صورت میں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ایک احمدی کو تبلیغ دین کے لئے وقت نکالنا چاہئیے یا نہیں۔ جب سے کوئی شخص احمدیت کو قبول کرتا ہے اسی وقت سے اس کی ہر چیز دین کیلئے وقف ہو جاتی ہے۔

بیعت کے اس حقیقی مفہوم کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر احمدی کہلانے والے انسان کو سوچنا اور غور کرنا چاہیئے کہ احمدیت کی اشاعت و تبلیغ کے لئے دیگر قربانیوں کے علاوہ وقت کی کس قدر قربانی کر رہا ہے اور یہ کہ اس کے ذریعہ کتنے لوگ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں

اگر کوئی شخص احمدی ہو کر تبلیغی نقطہ نگاہ کے لحاظ سے اپنے اندر وہ جوش اور اخلاص نہیں پاتا جو بیعت کے صحیح مفہوم سے ظاہر ہے تو اسے اپنے ایمان کی فکر کرنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں دل اس کی روحانی دولت کو شیطان لوٹ لے اور وہ خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بن جائے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود نے ہر احمدی کے اندر احمدیت کی حقیقی روح پیدا کرنے کے سلسلہ میں جماعتوں کے سامنے ایک یہ تحریک بھی رکھی ہے کہ تمام جماعتیں اور افراد سال میں کم از کم ایک ایک احمدی بنانے کا وعدہ کریں۔ اور دوران سال میں اپنے وعدہ کو پورا کریں۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک بعض جماعتوں اور افراد نے اس تحریک کی اہمیت کو نہ سمجھتے ہوئے تاحال وعدہ کرنے کی طرف بھی توجہ نہیں دی۔ ایسے تمام دوستوں کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ غفلت کو ترک کرتے ہوئے جس قدر جلد ہو سکے اس تحریک پر لبیک کہیں اور اپنے وعدوں کی فہرست فوری طور پر دفتر بیعت۔ ربوہ ضلع جھنگ کو بھیج دیں۔

انچارج بیعت۔ ربوہ

(بقیہ صفحہ چار)

فی مقامہ خارق العوائد حتی شق بطنہ وھو حی لایتالم بذالک عرج بذات روحہ المقدسۃ حقیقۃ من غیر اماتۃ من سواہ لاینال بذات روحہ الصعود الی السماء الا بعد الموت والمفارقۃ فالانبیاء انما استقرت ارواحھم ھناک بعد مفارقۃ الابدان۔ لیکن جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر تھے تو کشف میں دیکھا کہ خلاف عادت لوٹا ہوں یہاں تک مگر ان کا شکم بھی شق کیا گیا۔ اور وہ زندہ بھی رہے اور کوئی درد بھی محسوس نہیں ہوا۔ ان کی روح پاک فی الحقیقت معراج میں گئی اور موت وار د نہیں ہوئی تھی اور ان کے سوا کسی شخص کی روح آسمان پر موت سے پہلے نہیں جا سکتی اور تمام انبیاء کی روحیں بھی آسمان پر بعد موت و مفارقت بدن رہتی ہیں۔

امام ابن تیمیہ اور حیات مسیح

حضرت امام ابن قیم تو صاف فرماتے ہیں کہ آسمان پر انبیاء کی روحیں ہی روحیں ہیں اور وہ بھی موت کے بعد وہاں ہیں اور بدن کا کوئی واسطہ ان سے نہیں تو پھر مسیح کا قبل از موت جسد عنصری کے ساتھ چڑھنا وہ کہاں مان سکتے ہیں بلکہ صریح انکار کیا ہے پس امام ابن تیمیہ ان حالات میں کیسے لکھ سکتے ہیں کہ ائمہ اربعہ اور جمیع علمائے اہل اسلام حیات مسیح کے قائل ہیں۔ سرسری طور پر عام مسلمانوں کا خیال نقل کر دیا اور بات ہے

(رسالہ بلاغ امرتسر ماہ جنوری ۱۹۳۲ء)

انتخاب عہدیداران کے متعلق ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات سے متعلق قواعد الفضل مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۵۳ء میں شائع ہو چکے ہیں۔ لیکن جماعتوں نے ابھی تک انتخابات کی طرف توجہ نہیں دی۔ لہٰذا تمام جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ عہدیداران کا عرصہ کارکردگی ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے اس لئے فوری طور پر نئے عہدیداران کا انتخاب کر کے حسب قواعد مرکز میں رپورٹ کریں۔ یہ انتخاب یکم مئی ۱۹۵۳ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۵۶ء تک تین سال کیلئے ہوں گے۔

نوٹ انتخاب عہدیداران کی فہرستیں ۱۵ مئی تک نظارت علیا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

ناظر اعلیٰ

پاکستانی مویشیوں کی نسلیں

(از ڈاکٹر اسرار الحق صاحب مارکیٹنگ آفیسر حکومت پاکستان)

پاکستان مویشیوں کی زبردست دولت سے مالا مال ہے۔ اور یہاں تقریباً ۲۹۹۸۹۷۰۰۰ مویشی پائے جاتے ہیں (۲۲۴۳۹۷۰۰۰ بیل اور ۵۷۰۰۰۰۰ بھینسیں) اور جانوروں کی دوسری اقسام مثلاً بھیڑوں۔ گھوڑوں اور اونٹوں کی تعداد ۱۸۰۰۰۰۰ سے زیادہ ہے۔ اس مقالہ میں مویشی کی اصطلاح بیلوں (بوس انڈیکس) اور بھینسوں (بوس بوبالس) کی حامل ہے۔ محض مویشیوں کی مجموعی قیمت کا اندازہ ۲۹۷۹۰۰۰۰۰ روپے لگایا گیا ہے۔

پالتو جانوروں میں مویشی اس ملک کی زرعی اقتصادیات کے استحکام میں سب سے زیادہ ممدو معاون ثابت ہوتے ہیں۔ پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے۔ جہاں ہر سال ۵۰۰۰۰۰۴ ایکڑ سے زیادہ زمین پر کاشت کی جاتی ہے۔ اور اس علاقہ میں آبپاشی کی نئی اسکیموں کی وجہ سے اضافہ ہو رہا ہے۔ حقیقی طور پر کاشتکاری کا تمام بار بیلوں کے کندھوں پر ہے۔ ملک کے قریباً تمام بیل اور کافی بھینسے زمین جوتنے فصلیں لینے۔ آبپاشی کرنے۔ اناج گاہنے۔ گنا پیلنے کھیتوں میں تمام طرح کی باربرداری کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

مویشیوں سے زمین جوتنے کا کام تو لیا ہی جاتا ہے لیکن ان سے سالانہ ۱۳۷۲۳۰۰۰۰ من دودھ ۳۷۹۳۰۰۰ گوشت (جس میں اوجھڑی۔ چربی۔ سری اور پائے بھی شامل ہیں) ۱۵۴۹۰۰۰ عدد کھالیں تانت۔ ہڈیاں اور گوبر اور پیشاب کی قیمتی کھاد جو لاکھوں روپیہ کی مالیت کی ہے حاصل ہوتی ہے چمڑے۔ تانت اور ہڈیاں ہر سال غیر ممالک کو کثیر تعداد میں برآمد کی جاتی ہیں۔

جہاں تک جانوروں کے برآمد کرنے کا تعلق ہے سرخ سندھی۔ تھارپارکر اور ساہیوال کی نسلوں کی طرح کے مویشی محدود تعداد میں غیر ممالک کو اب بھی برآمد کئے جاتے ہیں۔ اس طرح کے جانور مختلف ممالک مثلاً جاپان۔ برازیل۔ لنکا اور جزائر فلپائن کو بھیجے گئے ہیں۔ تاکہ وہاں گوشت۔ دودھ یا کام کے سلسلہ میں مقامی جانوروں کی نسل بہتر بنائی جا سکے۔ غیر ممالک سے موصول شدہ اطلاعات سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ پاکستانی نسلوں کے مویشی جفاکش ہونے کی وجہ سے نہ صرف نئے ماحول کی مشکلات برداشت کر لیتے ہیں۔ بلکہ اس بار کو اٹھانے میں بھی کامیاب ثابت ہوتے ہیں۔ جس کی ان سے خواہش کی جاتی ہے۔ اس ملک سے جن جانوروں کو برآمد کیا جاتا ہے۔ انہیں چونکہ تندرست گلوں سے منتخب کیا جاتا ہے۔ اور ان پر قرنطینہ تیز ٹیکے لگوانے کے قوانین پر پوری طرح عمل کیا جاتا ہے۔ اس لئے انہوں نے ہر جگہ اچھا نام پیدا کر لیا ہے۔

نسلیں

پاکستان میں بیلوں کی چھ اور بھینسوں کی تین مشہور عام نسلیں ہیں۔ ان میں سے چند نسلیں مثلاً سرخ سندھی اور نیلی دودھ دینے کے لئے مشہور ہیں بھگناری کی طرح کی دیگر نسلیں باربرداری کی اعلیٰ خصوصیات کے لئے مشہور ہیں۔ جبکہ تھارپارکر کی ایسی باقی ایسی نسلیں دوہرے مقاصد کے جانوروں کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ اس ملک میں باربرداری کی نسلوں سے مراد ان جانوروں سے ہے۔ جو ہل چلانے نیز دودھ دینے دونوں کے لئے مناسب ہوں۔ ہر نسل کے جانوروں کے مختصر حالات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

(۱) بھگناری: اس نسل کے جانور دریائے ناری کے کنارے پائے جاتے ہیں۔ جو بلوچستان۔ ریاست قلات اور سندھ کے کچھ حصوں سے گزرتا ہے۔ ان جانوروں کی افزائش نسل کے خاص مقامات بھاگ سبی اور جیکب آباد کے علاقوں میں واقع ہیں۔ بھگناری نسل کے جانوروں کا رنگ بھورا یا سفید ہوتا ہے۔ مضبوط طاقتور اور محنتی ہوتے ہیں۔ نیز ہل چلانے۔ باربرداری کا زبردست کام کرنے اور فوجی سامان کی نقل و حمل کے لئے بہت موزوں ہوتے ہیں۔ گائیں روزانہ پانچ چھ سیر دودھ دیتی ہیں کاروباری اشخاص اس نسل کے جانور کو سبی اور جیکب آباد کے درمیان کے دیہات سے خریدتے ہیں بھگناری جانوروں کی ایک ضمنی نسل "دجال" کے جانور پنجاب میں ضلع ڈیرہ غازیخان کے جمپور سب ڈویژن میں پائے جاتے ہیں۔ دجال۔ ڈیرہ غازیخان۔ ضلع ملتان ضلع جھنگ۔ اور ریاست بہاولپور میں مویشیوں کی نمائش میں اس قسم کے جانوروں کو خاص طور سے لایا جاتا ہے۔

بھگناری نسل کے مویشی نسبتاً لمبے اور اچھی جسامت کے جانور ہوتے ہیں۔ ان کی پسلیاں سڈول اور ہڈیاں بھیڑے نیز گوشت کافی مقدار میں ہوتا ہے۔ ان جانوروں کی چند خصوصیات یہ ہیں۔ لمبا اور چست بدن۔ سیدھی پشت۔ ڈھلوان بازو۔ عمدہ سینگ۔ چھوٹے اور لمبے کان۔ چھوٹی اور طاقتور گردن اور طاقتور پیر شانوں کے بیچ میں درمیانی قد کا کوہان۔ جھلی اور چھوٹی دم

(۲) دھنی: دھنی نسل کے مویشی زیادہ تر تلہ گنگ۔ گاؤں (اٹک) چکوال (جہلم) اور جنڈ (راولپنڈی) میں پائے جاتے ہیں۔ ان کا رنگ سیاہ اور سفید ہوتا ہے۔ اور جلد پر سیاہ چتیاں ہوتی ہیں۔ بیل باربرداری کے لئے اچھے جانور ثابت ہوئے ہیں۔ لیکن گائیں دودھ کم دیتی ہیں۔ گلو شاہ (سیالکوٹ) لائلپور فتح جنگ۔ گوندل۔ تلہ گنگ۔ گاؤں (اٹک)، چکوال (جہلم) اور راولپنڈی میں مویشیوں کے میلوں میں ان جانوروں کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔

دھنی نسل کے مویشی اوسط قد اور گٹھے ہوئے جسم کے جانور ہوتے ہیں۔ تیز چلنے اور چست ہونے کی خصوصیت ہونے کی وجہ سے وہ ہل جوتنے کے لئے اچھے سمجھے جاتے ہیں۔ ان جانوروں کی چند خصوصیات یہ ہیں:۔ نسبتاً لمبا جسم۔ سیدھی پشت۔ سڈول اور بھرے ہوئے بازو۔ سیدھا نقشہ۔ چھوٹے اور پھیلے ہوئے سینگ۔ شانوں کے درمیان چھوٹا اور گٹھا ہوا کوہان عمدہ کھال گلے کی چھوٹی کھال۔ چھوٹی جھلی۔ صاف اور مضبوط پیر اور لمبی دم

(۳) لوہانی: اس نسل کے جانور بلوچستان کی سرائی ایجنسی میں پلے جاتے ہیں۔ ان کا سرخ یا ہلکا رنگ ہوتا ہے۔ اور جسم پر سفید چتیاں پڑی ہوتی ہیں۔ یہ چھوٹے قد کا جانور ہوتا ہے۔ جس سے معمولی کام کئے جاتے ہیں۔ بیل پہاڑی علاقوں میں کام کرنے کے لئے موزوں ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ اچھی چال۔ تیز رفتاری اور مضبوط کھروں کے لئے مشہور ہیں۔ گائیں روزانہ پانچ سیر تک دودھ دیتی ہیں۔ لوہانی نسل کے جانور ان کے افزائش نسل کے مقامات نیز صوبہ سرحد کے کوہاٹ مقام پر فروخت ہوتے ہیں۔

لوہانی نسل کے مویشی چھوٹے قد اور مضبوط جسم کے جانور ہوتے ہیں۔ اور موسم کی تکالیف اچھی طرح برداشت کر لیتے ہیں۔ ان کی دیگر خصوصیات یہ ہیں:۔ چھوٹا قد۔ چھوٹی پشت۔ درمیانی درجہ کا لمبا اور گول جسم چھوٹے پیر۔ چھوٹے سینگ۔ اور اچھی ہڈی

(۴) سرخ سندھی: سرخ سندھی نسل کے مویشی کراچی اور حیدرآباد سندھ کے اضلاع اور ریاست لس بیلا میں پلے جاتے ہیں عموماً ان کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے۔ حالانکہ بعض جانور گہرے زرد اور گہرے بھورے رنگ کے بھی ہوتے ہیں۔

سرخ سندھی گائیں دودھ دینے کے لئے مشہور ہیں اور کم خرچ پر زیادہ دودھ دیا کرتی ہیں۔ انفرادی طور پر تین سو دن میں ڈیڑھ سو من تک دودھ حاصل ہوا ہے۔ بیل کاہل اور سست ہوتے ہیں۔ کراچی۔ ملیر (کراچی)، سجاول۔ میرپور۔ سکرو۔ گورا بری۔ کوٹی بندر (ٹھٹھہ) اور حیدرآباد میں مویشیوں کی منڈیوں میں یہ جانور فروخت ہوتے ہیں۔

سرخ سندھی مویشی نسبتاً چھوٹے قد لیکن گٹھے ہوئے جسم کے جانور ہوتے ہیں یہ پاکستان نیز ان متعدد غیر ممالک میں جن میں دودھ حاصل کرنے کے لئے یہ جانور برآمد کئے گئے ہیں۔ سرخ سندھی گائیں دودھ دینے کی خصوصیت کے لئے مشہور ہیں۔ ان کی دیگر خصوصیات یہ ہیں:۔ مضبوط گٹھا ہوا گول جسم متناسب سر۔ چوڑے پھیلے ہوئے سینگ۔ چوڑا چہرہ درمیانی قد کے کان۔ کچھ جھکے ہوئے بازو۔ نسبتاً بھاری کوہان گلے کی کھال۔ جھلی۔ چوڑا تھن۔ نرم کھال اور لمبی دم

(۵) ساہیوال: اس نسل کے مویشی ضلع منٹگمری خصوصاً دیپالپور سب ڈویژن میں دریائے راوی کے کنارے پلے جاتے ہیں۔ ان کا رنگ بھورا سرخ ہوتا ہے۔ ساہیوال گائیں بہت سیدھی ہوتی ہیں۔ اور دودھ دینے کی خصوصیت میں بہت مشہور ہیں۔ انفرادی طور پر تین سو دن میں سوا سو من تک دودھ حاصل ہوا ہے۔ بیل کاہل ہوتے ہیں۔ لیکن سست رفتاری کے کام کے لئے مفید رہتے ہیں۔ ساہیوال نسل کے مویشی عموماً پنجاب کے ضلع منٹگمری میں فروخت ہوتے ہیں۔

ساہیوال لمبے قد اور مضبوط جسم کے جانور ہوتے ہیں۔ جن کے بدن پر کافی گوشت ہوتا ہے۔ لیکن کاہل ہوتے ہیں۔ ملک میں سب سے زیادہ دودھ اسی نسل کے مویشیوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ان کی دیگر خصوصیات یہ ہیں:۔

مضبوط۔ بھاری اور لمبا جسم۔ چھوٹے مضبوط سینگ بازوؤں کے درمیان بھاری کوہان۔ گلے کی بڑی کھال بڑے تھن۔ چھوٹے پیر نرم اور صاف کھال اور لمبی دم

(۶) تھارپارکر: اس نسل کے مویشی سندھ کے ضلع تھارپارکر میں نیم صحرائی علاقوں میں پلے جاتے ہیں۔ ان کا رنگ بھورا یا سفید اور جسم مضبوط ہوتا ہے۔ ان سے دو کام لئے جاتے ہیں۔ بیل باربرداری کا کام کرتے ہیں۔ اور گائیں دودھ دیتی ہیں۔ انفرادی طور پر ۲۸۶ دن میں ۱۲۰ من تک دودھ حاصل ہوا ہے۔ یہ جانور بدین (حیدرآباد) میٹھی۔ چھور عمرکوٹ اور اسلام کوٹ (تھارپارکر) میں فروخت کئے جاتے ہیں۔

ملک میں دوہرے مقاصد کے لئے تھارپارکر بہترین مویشی ہیں۔ اور وہ روز بروز مقبول ہوتے جا رہے ہیں ان کی دیگر اہم خصوصیات یہ ہیں:۔

درمیانہ قد۔ طاقتور اور بھاری جسم۔ درمیانی درجہ کا لمبا چہرہ۔ ابھری ہوئی پیشانی۔ کچھ جھکے ہوئے بازو درمیانی قد کے سینگ۔ بڑے بڑے جھکے ہوئے کان بازوؤں کے درمیان درمیانی قد کا کوہان۔ اوسط درجہ کی گلے کی کھال۔ چھوٹے اور مضبوط اعضاء۔ سخت کھر۔ عمدہ ہڈی مضبوط ٹخنے۔ اور لمبی دم

(۷) کنڈی: اس نسل کے جانور شمالی سندھ میں دریائے سندھ کے کنارے پائے جاتے ہیں کنڈی نسل کے جانوروں کا رنگ عموماً سیاہ ہوتا ہے۔ لیکن کچھ بھورے رنگ کے جانور بھی دیکھنے میں آئے ہیں۔ اوسطاً ایک بھینس دس سیر دودھ یومیہ دیتی ہے اگرچہ بعض بھینسیں اس کا دوگنا دودھ دیتی ہیں۔

اس نسل کے جانور بیکھر۔ اڑ کانہ اور نواب شاہ کے اضلاع میں فروخت کئے جاتے ہیں۔

کنڈی جانور ہندوستان کے مراہ جانوروں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اور غالباً اس نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُن کی دیگر اہم خصوصیات یہ ہیں:۔

درمیانہ قد۔ بھاری جسم۔ نمایاں پیشانی۔ چھوٹی لیکن چمکیلی آنکھیں۔ اونچے سینگ جو نیچے مڑے اور بعد میں پیچھے کی طرف مڑے ہوتے ہیں۔ جس سے ایک چھلا بن جاتا ہے۔

(۲) نیلی:۔ یہ دریائے ستلج کی وادی خصوصاً ضلع منٹگمری کے پاکستان ریب ڈویژن میں پائی جاتی ہے اگرچہ اس نسل کی بھینسیں بھورے رنگ کی بھی ہوتی ہیں لیکن عام طور پر ان کا رنگ کالا ہوتا ہے۔ ان کی پیشانی پر سفید چتیاں ہوتی ہیں۔ اور ان کے ٹخنے اور دم کے سرے کے بال سفید اور آنکھیں بلائی ہوتی ہیں۔ ایک بھینس اوسطاً دس بارہ سیر یومیہ دودھ دیتی ہے نیلی بھینس زیادہ تر پاک پٹن اور قصور (لاہور) کے نواحی علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔

نیلی نسل برصغیر پاک و ہند کی دودھ دینے والی بہترین نسل ہے۔ اس کی اہم خصوصیات یہ ہیں درمیانہ قد یا بھاری گٹھا ہوا جسم۔ گاؤدم سر جس کا بالائی حصہ ابھرا ہوا آنکھوں اور خوبصورت حصہ کے درمیانی نشیب۔ بلائی آنکھیں۔ چھوٹے چھلے دار سینگ۔ لمبی خوبصورت گردن لمبے تھن چمکیلی جلد اور لمبی دم۔

(۳) راوی:۔ یہ نسل دریائے راوی کی وادی خصوصاً ساندل بار کے علاقہ میں پائی جاتی ہے۔ اس نسل کا رنگ گہرا سیاہ اور بال موٹے ہوتے ہیں۔ اس نسل کی بھینسیں آٹھ دس سیر یومیہ دودھ دیتی ہے۔ یہ نسل عام طور پر لائل پور تاندلیانوالہ اور جڑانوالہ (لائلپور) میں فروخت ہوتی ہے۔ اور پنجاب کی نہری بستیوں میں اس کی بڑی مانگ ہے۔

راوی نیلی کی طرح زیادہ دودھ دیتی ہے۔ اس کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں۔ مضبوط اور گھٹا ہوا بدن۔ بھاری سر جو اوسط میں قدرے خمیدہ اور سینگوں کے قریب جا کر ڈھلوان ہوتا ہے۔ سر اور پیشانی۔ ناک کا بانسہ چوڑا جس میں سینگوں سے بیچ تک نمایاں نشیب ہوتا ہے۔ بلائی آنکھیں دوہری ٹھوڑی۔ کشادہ اور چھلے دار سینگ۔ لمبی موٹی اور کشادہ گردن لمبے تھن۔ اور نسبتاً چھوٹی دم

ولادت:۔ مکرم عبد السبحان صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ کے ہاں ۵-۱۶ اپریل کی درمیانی شب کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ مولود مرزا دار مصباح الدین صاحب کا پوتا ہے۔

پاکستان ہندوستان

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان تجارتی تعلقات دوبارہ قائم کئے جا رہے ہیں۔ کیا آپ پاکستان سے ہندوستان کو ایکسپورٹ کے خواہشمند ہیں؟ یا کیا آپ ہندوستان سے پاکستان میں امپورٹ کرنا چاہتے ہیں؟ آپ اپنی تفصیلات سے فوراً دفتر کو آگاہ کریں۔ ہم انشاء اللہ بڑے وسیع پیمانے پر یہ کام شروع کر رہے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ آپ کو اس معاملہ میں ہر ممکن امداد پہنچا سکینگے

ہماری خدمات آپ کے لئے وقف ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھانا آپ کا اپنا فائدہ ہے۔

وکیل التجارت۔
جودھامل بلڈنگ۔ پوسٹ بکس ۲۳۶ لاہور

درخواست دعا:۔ منشی عبد القادر صاحب ایجنٹ قاضی عبد الحمید صاحب ایڈووکیٹ بیمار رہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (عبد السلام کارکن الفضل)

اعلانِ نکاح

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۴ اپریل ۱۹۵۰ء کو بوقت دس بجے کمرہ ملاقات دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں محمد خان کلرک سنٹرل جیل منٹگمری (بھانجہ حضرت اماں جی صاحبہ حرم حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ) کا نکاح سید محمود عالم صاحب کی لڑکی سے پڑھا۔ احباب اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

پیر خلیل احمد دفتر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

پیغامِ احمدیت

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

پھر نہ کہنا خبر نہ ہوئی

ربوہ دار الہجرت میں بہت سے خوش قسمت دوستوں نے زمین خریدنے کی سعادت پائی ہے۔ قطعات کی الاٹمنٹ عنقریب شروع ہونیوالی ہے۔ شرائط کے مطابق الاٹمنٹ کے بعد چھ ماہ کے اندر اندر مکانات کا تعمیر کیا جانا ضروری ہے۔ اس لئے احباب کو ابھی سے متعلقہ سامان تعمیر کی خرید کے متعلق فکر کرنی چاہیئے:۔

بھٹہ ربوہ کی پختہ اینٹیں قابل فروخت ہیں۔ جو دوست اینٹیں خریدنا یا ریزرو کروانا چاہتے ہوں۔ فوری طور پر بہ امانت بھٹہ ربوہ میں بحساب فی ہزار ۳۰/- روپے درجہ اول اور ۲۸/- روپے درجہ دوم جمع کرا کر ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع کر دیں:۔

نوٹ:۔ جن دوستوں کی رقوم پہلے موصول ہونگی۔ انہیں بہر حال ترجیح دی جائیگی:۔

صلاح الدین احمد ناظم جائداد
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

پٹھانستان کی مجوزہ ریاست کا قیام اقتصادی لحاظ سے ممکن نہیں

نیویارک ۲۶ اپریل۔ آج نیویارک ٹائمز نے اپنے اداریہ میں لکھا ہے کہ پاکستان کی شمال مغربی سرحد پر پٹھانستان کی مجوزہ ریاست اقتصادی نقطہ نظر سے کسی طرح بھی ممکن الوجود نہیں۔
افغانستان کے دعوے کی بنیاد یہ معلوم ہوتی ہے کہ پاکستانی سرحد پر بسنے والے پٹھان بہ نسبت پاکستانی پنجابیوں کے افغانوں سے زیادہ قریب ہیں لیکن انہیں سرحدی ریاست کی ترقی اور وجود کیلئے بہت بڑی مالی امداد کی ضرورت ہے۔ صرف جذبات سے کام چلنا محال ہے۔ اور افغانستان جو خود مایوس کن حد تک غریب ہے۔ وہ کسی صورت میں بھی اس سلسلہ میں امداد نہیں کر سکتا۔ قبائلی علاقہ اگلے زمانہ میں برطانوی خزانہ پر بوجھ بنا ہوا تھا اور اب پاکستانی خزانہ پر اس کا بار پڑ رہا ہے۔ لیکن افغانستان کی بہ نسبت اس بار کو برداشت کرنے کا پاکستان کو بہتر موقعہ حاصل ہے

جنوبی افریقہ سے درآمد ہونے والے کوئلہ کی تعداد میں اضافہ

ڈربن ۲۶ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ جنوبی افریقہ سے جو کوئلہ پاکستان آ رہا ہے اس کی مقدار بڑھتے بڑھتے ۳ لاکھ ٹن سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کوئلہ کی سپلائی کے سلسلے میں جتنے آرڈر بھی موصول ہوئے ہیں ان کا بیشتر حصہ ٹرانسوال اور حلقہ نٹال کی کانوں سے مہیا کیا جائے گا۔ نیز اس نئے ہو رہی ہے کہ جہازوں کی فوری فراہمی کی توقع نہیں ہے فی الحال صرف چار جہاز اس کام کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں جو ایک رفت میں زیادہ سے زیادہ چالیس ہزار ٹن کوئلہ پہنچا سکتے ہیں۔ (اسٹار)

بھارتی کپڑے کا مقاطعہ ختم

راولپنڈی ۲۶ اپریل کپڑے کے مقامی تاجروں نے طے کیا ہے کہ بدلے ہوئے حالات اور دونوں ممالک کے درمیان بہتر تجارتی اور سیاسی تعلقات کے پیش نظر وہ بھارت کے کپڑوں کے مقاطعہ کے متعلق اپنا فیصلہ واپس لے لیں گے۔
اس فیصلہ کے ساتھ ہی بھارتی کپڑوں کا وہ مقاطعہ ختم ہو جائیگا جو چھ مہینے پیشتر شروع ہوا تھا۔ مقامی تاجروں کے ایک ترجمان کا بیان ہے کہ اس عرصہ میں راولپنڈی میں ایک گز بھی بھارتی کپڑا فروخت نہیں ہوا

لاہور کارپوریشن ملیریا کے خلاف مہم چلائیگی

لاہور ۲۶ اپریل۔ لاہور کارپوریشن نے اپنے اجلاس میں یہ طے کیا کہ شہر میں ملیریا کے خلاف پورے زور سے مہم چلائی جائے
اس مقصد کی تکمیل کے سلسلہ میں پہلا قدم اٹھانے کے طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ بنگلوں اور مکانوں میں ڈی ڈی ٹی چھڑکنے کیلئے پانچ روپیہ اور ۳ روپیہ فی جگہ دوکان علی الترتیب لیا جائے گا کارپوریشن نے عوام کے مفاد کے پیش نظر تانگہ والوں کا یہ مطالبہ نامنظور کر دیا کہ سرکلر روڈ پر بس نہ چلائی جائے کارپوریشن کے کمیٹی ۵ پائی کی شرح دو۔ تقسیم تیز کھالوں کی تعمیر کے متعلق نگرانی کیلئے ایک سب کمیٹی مقرر کی ہے۔ ماہواری مانند کے ناتھو درکس میں کام کرنے والوں کو منتقل کر دیا گیا ہے۔

ایٹلی کی طرف سے پاکستانی ہائی کمشنر کی ضیافت

لنڈن ۲۶ اپریل پیر کے دن برطانوی وزیر اعظم مسٹر ایٹلی نے پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر حبیب رحمت اللہ اور بیگم رحمت اللہ کی ۱۰ ڈاؤننگ اسٹریٹ میں لنچ پر ضیافت کی۔

جدہ میں ولندیزی قونصل خانہ انڈونیشیا کے حوالے کر دیا گیا

قاہرہ ۲۶ اپریل۔ جدہ میں ولندیزی قونصل خانہ انڈونیشیا کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔ اس تقریب کے سلسلہ میں ولندیزی وزیر ڈاکٹر ڈیمیلی نے رسمی طور پر ہالینڈ روانہ ہونے سے پہلے امام احمد سے ملاقات کی۔ ڈاکٹر موصوف کو ولندیزی وزارت خارجہ میں افریقی اور مشرق وسطے کے محکمہ کا ناظر اعلےٰ مقرر کیا گیا ہے (اسٹار)

شام کے ڈپٹی کا استعفٰا

دمشق ۲۶ اپریل۔ شامی ایوان نمائندگان کے رکن السید رؤف الملکی نے استعفٰا دیدیا ہے۔ مجلس دستور ساز کے ایک اجلاس میں جو دستور کے مسودہ پر مباحثہ کیلئے منعقد ہوا۔ ان کے مشورہ کو قبول نہیں کیا گیا انہیں غصہ آ گیا اور دیا استعفٰا لکھ کر وہ اجلاس سے باہر چلے گئے۔ (اسٹار)

انڈونیشیا ویسٹرلنگ کے اخراج کا مطالبہ کریگا

لنڈن ۲۶ اپریل توقع ہے کہ انڈونیشیا کی حکومت سے سرکاری طور پر درخواست کرے گی کہ باغی فوج کے لیڈر ویسٹرلنگ کو ملک بدر کر دیا جائے جنہیں ۸ مارچ کو ما جانو طور پر سنگاپور میں داخل ہونے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ وہاں کے انڈونیشی نمائندہ کا خیال ہے کہ یہ درخواست اسی ہفتہ پیش کر دی جائے گی۔ (اسٹار)

پاکستان بھارت اور جنوب مشرقی ایشیا کی امیدیں لیاقت اور نہرو سے وابستہ ہیں

برطانوی جرائد کے تبصرے

لنڈن ۲۶ اپریل۔ برطانیہ کے بڑے اخبارات نے پاکستان اور بھارت کے درمیان حالیہ سمجھوتے کا خیر مقدم کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس کا اچھا اثر صرف اسی صورت میں زیادہ نمایاں ہو سکتا ہے کہ دونوں ملکوں کے دوسرے متنازع امور کو بھی طے کر لیا جائے۔
"ڈیلی ٹیلیگراف" نے مسٹر لیاقت علی خان اور مسٹر نہرو کو خراج تحسین ادا کیا ہے۔ کہ انہوں نے فوراً یہ محسوس کر لیا ہے۔ کہ اگر موجودہ کھینچاؤ پر جلد قابو نہ پایا گیا۔ تو اس سے ایسی کھلی کشیدگی رونما ہونے کا خوف ہے۔ جو نہ صرف ان دونوں ملکوں بلکہ سارے جنوب مشرقی ایشیا کے لئے برباد کن ثابت ہوگی ۔۔ بہر حال احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ ہم یہ یاد دہانی کرا دیں۔ کہ پاکستان اور بھارت کی دوستی کے راستے میں ابھی گہرے گڑھے باقی ہیں۔ اقلیتوں کے بارے میں سمجھوتہ بظاہر بہت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ بنگال کے دونوں حصوں میں پچھلے دو مہینوں سے جو ہنگامے برپا ہیں انہیں ختم کرنا اور جان اور مال کی حفاظت میں اعتماد کا احیاء اس کا محرک ہے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان باہمی رواداری پیدا کرنے کے لئے اس سے بڑی اور کوشش نہیں ہوئی۔ اور اس پر دونوں وزرائے اعظم کی مخلصانہ خیر سگالی اس کی پشت پناہ ہے۔ لیکن جیسا کہ دونوں نے تسلیم کیا ہے یہ عوام کے پورے تعاون ہی سے کامیاب ہو سکتی ہے۔ اور بالخصوص اخبارات کے تعاون سے"۔
"ڈیلی ہیرلڈ" نے لکھا ہے کہ "اس سمجھوتے کا مقصد یہ ہے کہ پچھلے چند مہینوں سے مشرقی بنگال میں ہندوؤں اور مغربی بنگال میں مسلمانوں کو دہشت انگیزی سے جو ناقابل تلافی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہیں ختم کیا جائے۔ دونوں حکومتوں کے سامنے اب یہ مسئلہ ہے کہ آیا وہ اس سمجھوتے کو عمل میں لانے کی طاقت اور ارادہ رکھتی ہیں۔ دہشت انگیزی کے لئے لاقانونی عناصر اور ایسے متعصب مذہبی گروہ ذمہ دار ہیں۔ جو اب تک حکومت کی پرواہ نہیں کرتے رہے۔ صرف بھارت کے مسلمانوں اور پاکستان کے ہندوؤں کی حفاظت خطرے میں نہیں۔ خود ان حکومتیں اور ان کی آزادی خطرے میں ہے۔ کیونکہ اگر حکومتیں انارکی اور عام تشدد کو دبا نہ سکیں تو سارا سیاسی ڈھانچہ خطرے میں پڑ جائے گا۔ ایسی صورت حالات میں نہایت مضبوطی اور جرأت کے ساتھ کام کرنا چاہیئے ۔۔ "مانچسٹر گارڈین" نے کہا ہے کہ مسٹر جواہر لال نہرو اور مسٹر لیاقت علی خان نے جرأت اور قابل تعریف سیاسی دانش سے کام لے کر اپنے اپنے ملک کو جنگ کی راہوں سے موڑ لیا۔ کم از کم انہوں نے یہ عہد کیا ہے کہ وہ اس آفت سے بچنے کے لئے ہر قدم اٹھائیں گے۔ اب شر اور جنون کی طاقتوں سے جنگ شروع ہے۔ بنگال کی گڑبڑ کے حالات کچھ عرصہ کے لئے غیر یقینی رہے۔ لیکن اب انہیں باقاعدہ طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ پہلے اسے کشمیر کے جھگڑے کا ایک جزو سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب معلوم ہو چکا ہے کہ یہ بحران ایک آزاد نوعیت کا ہے۔ اور اس سے کشمیر کے مقابلے پر زیادہ خطرناک حالات پیدا ہو سکتے ہیں
بنگال کی گڑبڑ کا جائزہ لینے کے بعد" گارڈین" لکھتا ہے کہ پنڈت نہرو نے یہ کہہ کر مبالغے سے کام نہیں لیا۔ کہ ہم خطرے کے کنارے پر پہنچ کر رک گئے۔ نہری پانیوں پر بات چیت شروع ہے۔ کشمیر پر انہوں نے مزید لچک کا اظہار کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک مرحلے پر بھارتی فوج اس پوزیشن میں تھی کہ ایک حملہ کر لی کہ ... دیارت لے لے۔ لیکن پنڈت نہرو نے یہ کہہ کر اسے روک دیا۔ میں طاقت سے نہیں بات چیت سے اس مسئلے کا حل ڈھونڈھنا چاہتا ہوں۔ مسٹر نہرو اور مسٹر لیاقت علی خان کی مقصد پسندی مبنی خوبی اور ہنرمندانہ سیاسی دانش سے اب نہ صرف پاکستان اور بھارت نہ ملکہ سارے جنوب مشرقی ایشیا کے کروڑوں لوگوں کی امیدیں وابستہ ہیں۔ ان تمام علاقوں کی خوشحالی کا دارومدار برعظیم بھارت پاکستان میں امن و امان پر ہے

عراقی مالیات

بغداد ۲۶ اپریل۔ مارچ کے آخر میں مجریہ عراقی کرنسی کی تعداد ۰۰۰,۰۰۰,۱۰ ارلم دینار ہے اس سے گذشتہ دسمبر سے ۰۰۰,۰۰۰,۰ لم دینار کے اضافہ کا پتہ چلتا ہے
اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ یہ اضافہ اسٹرلنگ کی ضمانت پر ہوا ہے اور اسٹرلنگ کے لئے ۰۰۰,۰۰۰,۵ لم دینار کو دوسری کرنسی میں تبدیل کیا گیا تھا۔ (اسٹار)